

ممتاز احمد سالک

امریکہ میں دہشت گردی کا سبق

بینہ وقت پہ ہشت کے نئے باب لکھے
 پھاڑ کھانے کے عجب ڈھنگ ہیں ایجاد کئے
 کبھی مظلوم تمہیں کچھ بھی نہیں کہہ سکتے
 موت بانٹو گے تو خود زندہ نہیں رہ سکتے
 خود جو آئے ہو تو پھر چیخ اٹھے ہو کیسے
 میری جاں ہوتی ہے تکلیف انہیں بھی ایسے
 اپنے افکار کو اوروں پہ مسلط نہ کرو
 خود جیو، حق یہ کبھی لوگوں کا تسلیم کرو
 لاشہ امن کو پھر زندہ اٹھا سکتی ہے
 کرہ ارض کو تدبیر بچا سکتی ہے

تم نے کمزور سی اقوام کو کچلا، روندنا
 جنگل دہر میں خونخوار درندوں کی طرح
 تم نے سوچا تھا کہ جو کام کئے جاؤ گے
 دیکھ لو کیسے زمیں بوس ہوئے ناور کبر
 یہ وہی آتش دہشت ہے تم اس کی زد میں
 المیوں سے جنہیں دوچار کیا ہے تم نے
 اپنی اغراض کی مت بھیٹ چڑھاؤ، سب کو
 ذلت و پستی کی قبروں میں اتارو نہ انہیں
 عدل و آزادی و انصاف و مساوات کی روح
 اپنی پالیسیاں تبدیل کرو چارہ گرد

الیاس میزاں پوری

بندۂ احرار

ہاں! زرد صحافت سے بھی بیزار تھا شورش
 اعدائے وطن کے لئے تلوار تھا شورش
 افکار میں اک بندۂ احرار تھا شورش
 انگریز کا باغی طرح دار تھا شورش
 ہاں! قاسم و طارق ہی کی لٹاکر تھا شورش
 اس قافلۂ عشق کا سالار تھا شورش
 اک زمزمہ عرصہ پیکار تھا شورش
 بس ختم نبوت کا فداکار تھا شورش

حق اور صداقت کا علمدار تھا شورش
 اللہ نے عطا کی تھی خطابت کی بھین بھی
 وارث تھا وہ آزاد و بخاری و ظفر کا
 انرنگ نے پابند سلاسل کیا اس کو
 لیائے حریت کی محبت کا میں بھی
 ہے اُس کی جدائی پہ خزیں سارا زمانہ
 ظلمات سیاست میں اُجالوں کی طرح تھا
 الیاس وہ اک شخص جری برقی بلا خیز